Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## وزیر اعظم پاکستان کیلئے صدر ٹرومین کا ذاتی ہوائی جہاز کراچی آئے گا

### دورۂ امریکہ کی تفصیلات کا اعلان کر دیا گیا

واشنگٹن ۸ مارچ :- آج یہاں وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خان کے دورہ امریکہ کی تفصیلات کا اعلان کر دیا گیا ۔ چنانچہ واشنگٹن میں پاکستانی سفارت خانے کے ایک ترجمان نے بتایا ۔ کہ صدر ٹرومین اپنا ذاتی ہوائی جہاز کراچی یا لندن بھیجیں گے ۔ تاکہ آنریبل مسٹر لیاقت علی خان اور بیگم لیاقت علی خان ۳ مئی کو واشنگٹن پہنچ جائیں ۔ امریکی دفتر خارجہ نے ایک اعلان میں بتایا ہے کہ وزیر اعظم پاکستان پہلا ہفتہ واشنگٹن اور نیویارک میں گذاریں گے پھر بڑے بڑے شہروں کے سولہ روزہ دورے پر روانہ ہو جائیں گے ۔ آپ کا یہ دورہ ۲۶ مئی کو ختم ہو جائے گا ۔ جس کے بعد چند دن کے واسطے آپ کینیڈا بھی تشریف لے جائیں گے ۔

**ترکی کا تجارتی وفد کراچی میں** :- کراچی ۸ مارچ :- تجارتی ماہرین کا وفد ترکی سے آج یہاں پہنچا ہے ۔ یہ وفد دونوں ملکوں کے تجارتی تعلقات کو ترقی دینے کے امکانات پر غور کرے گا ۔ اس میں ترکی کے صنعتی اور تجارتی اداروں کے مقتدر رہنما شامل ہیں ۔

# پاکستان کے بازوئے شمشیر زن لاہور میں والی ایران ہز امپیریل میجسٹی محمد رضا شاہ پہلوی کا ورود

## چار میل لمبے راستے پر لاکھوں مشتاقان دید کی طرف سے شہنشاہ والا شان کا پرتپاک خیر مقدم

(نامہ نگار خصوصی کے قلم سے)

لاہور ۹ مارچ ۔ شہنشاہ ایران ہز امپیریل میجسٹی محمد رضا شاہ پہلوی آج سہ پہر گورنر جنرل پاکستان کے خاص ہوائی جہاز کے ذریعہ مشرقی پنجاب کے دارالحکومت لاہور میں تشریف لائے ۔ رائل پاکستان ایئر فورس کے ہوائی اڈے پر شہنشاہ والا شان کا پرتپاک خیر مقدم کیا گیا ۔ جونہی آپ نے ہوائی جہاز سے اترتے ہوئے پنجاب کی سرزمین پر قدم رکھا ۔ رائل پاکستان فضائیہ کی طیارہ شکن توپوں نے اکیس توپوں کو داغ کر سلامی دی ۔ اور زرق برق وردیوں میں ملبوس فوجی بینڈ کے دستے نے علی الترتیب ایران اور پاکستان کے قومی ترانے الاپے کہ فضائی مستقر کی تمام فضاء کو پر کیف نغموں سے معمور کر دیا ۔ عمائدین حکومت سے متعارف ہونے ۔ اور رائل پاکستان فضائیہ کے ایک چاق و چوبند دستے کے گارڈ آف آنر کا معائنہ فرمانے کے بعد ہز امپیریل میجسٹی شاہانہ اہتمام کے ساتھ ایک جلوس کی شکل میں گورنمنٹ ہاؤس کی طرف روانہ ہوئے فضائی مستقر سے لیکر قصر حکومت تک چار میل کے لمبے راستہ پر دو رویہ مسلح فوج ایستادہ تھی ۔ اور پنجاب کے کونے کونے سے آئے ہوئے دس لاکھ مشتاقان دید کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ لگے ہوئے تھے جو نہایت احترام کے ساتھ اپنے شاہی مہمان کا استقبال کرتے جاتے تھے ۔ اور ہز امپیریل میجسٹی خسروانہ انداز میں ہاتھ کے اشارے سے خوش آمدید کا جواب دیتے جاتے تھے ۔ چار میل کا یہ تمام راستہ خوشنما دروازوں اور پھولوں وغیرہ سے دلہن کی طرح سجا ہوا تھا ۔

### مشتاقان دید کا اضطراب

پروگرام کے مطابق ہز امپیریل میجسٹی نے چار بجے سہ پہر کے قریب پنجاب کے دارالحکومت میں پہنچنا تھا لیکن صبح سے ہی اپر مال روڈ پر آمد و رفت کا سلسلہ شروع ہو گیا ۔ اور بعد دوپہر تو یوں معلوم ہوتا تھا کہ شہر سمٹ سمٹا کر مال روڈ پر آ گیا ہے ۔ اور انسانوں کا ایک دریا ہے جو خلاف معمول دو رویہ مال کی طرف بہا چلا جا رہا ہے ۔ شاہی سواری کی آمد سے کئی گھنٹے قبل ہی لوگ چار میل لمبے راستے پر مناسب جگہوں میں جا بیٹھے تھے ۔ اور قصر حکومت سے لیکر فضائی مستقر تک ایک ایسا انتا بندھا ہوا تھا ۔ کہ کہیں کوئی وقفہ نظر نہ آتا تھا ۔ اور مشتاقان دید کے اشتیاق کا یہ عالم تھا ۔ کہ ان میں سے ہزاروں کی تعداد میں ہوائی اڈے تک جا پہنچے کہ شاہ موصوف کی سب سے پہلے زیارت کرنے والوں میں وہ بھی شمار ہو جائیں ۔ پچھ ہزار کے انسانوں کا جم غفیر فضائی مستقر کے باہر اشتیاق میں سراپا انتظار بنا کھڑا تھا ۔

### ہوائی اڈے پر خیر مقدم

ٹھیک ساڑھے چار بجے پرشکوہ طیارے کی گونج سنائی دی ۔ چنانچہ تمام مشتاقان دید کی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھنی شروع ہو گئیں ۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے ہم کیجا کر ۴ انجن والا گورنر جنرل کا خاص ہوائی جہاز فضا میں نمودار ہوا ۔ اور ہر طرف سے نعرہ ہائے تکبیر اور خیر سگالی کے نعرے بلند ہونے شروع ہو گئے ۔ ہوائی جہاز فضائی اڈے کا چکر لگا کر نیچے اترنا شروع ہوا ۔ اور ٹھیک ۴ بجکر ۵ منٹ پر زمین پر آ لگا ۔ اور پھر زمین کے ساتھ ساتھ اس سمت بڑی تیزی سے چلتا ہوا آیا کہ جہاں عمائدین حکومت ۔ اور دیگر سب معزز حضرات شاہ موصوف کا استقبال کرنے کیلئے آنریبل مسٹر لیاقت علی خان وزیر اعظم پاکستان کی زیر قیادت کھڑے ہوئے تھے ۔ ایک فوجی جیپ نے آگے بڑھ کر رہنمائی کے فرائض سر انجام دیئے ۔ اور اس طرح شاہ موصوف کا طیارہ اپنی منزل مقصود تک آ پہنچا جہاں پر گورنر جنرل اور شاہ ایران اور پاکستانی فضائی بیڑے کے پھریرے لہلہا رہے تھے ۔

سب سے پہلے گورنر جنرل الحاج خواجہ ناظم الدین نے جہاز سے باہر قدم رکھا ۔ آپ کے بعد شاہ ایران تبسم فرماتے ہوئے باہر تشریف لائے ۔ آپ ایئر مارشل کی وردی زیب تن کئے ہوئے تھے ۔ جو سنہری تمغوں کے ساتھ مزین تھی ۔ جونہی آپ نے سرزمین پنجاب پر قدم رکھا فوجی بینڈ نے ایران اور پاکستان کے قومی ترانے بجا کر فضا کو رنگین نغموں سے معمور کر دیا ۔ ادھر طیارہ شکن توپوں نے ۲۱ گولے سر کئے ۔ اور اس طرح شاہ موصوف کو سلامی دی ۔ وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خان نے آگے بڑھ کر آپ کو خوش آمدید کہا ۔ اور گورنر پنجاب ہز ایکسی لینسی سردار عبد الرب نشتر کا تعارف کرایا ۔ بعدہٗ آپ پاکستانی فضائیہ کے ایک دستہ کی سلامی لینے کیلئے شہ نشین پر تشریف لائے ۔ جہاں پاکستانی فوج کے اعلیٰ افسر مناسب مقامات پر نہایت ادب سے ایستادہ تھے ۔ سلامی سے فارغ ہو کر آپ نے گورنر جنرل پاکستان کی معیت میں گارڈ آف آنر کا معائنہ فرمایا جس کے بعد ہز ایکسی لینسی سردار عبد الرب نشتر گورنر پنجاب نے صوبہ کے سول اور فوجی حکام اور غیر ملکی سفراء کا شہنشاہ موصوف سے تعارف کرایا ۔ ان میں گورنر کے مشیران کرام میجر جنرل محمد اعظم خان ۔ ڈپٹی کمانڈر وادی حکومت مغربی پنجاب کے چیف سیکرٹری حافظ عبد المجید فیڈرل کورٹ آف پاکستان اور پنجاب ہائی کورٹ کے جج صاحبان ۔ ہندوستان و برطانیہ کے ڈپٹی ہائی کمشنر اور امریکہ کے سفیر مقیم لاہور شامل تھے ۔

### شاہی جلوس

عمائدین حکومت اور دیگر معززین سے متعارف ہونے کے بعد شہنشاہ موصوف گورنر جنرل پاکستان الحاج خواجہ ناظم الدین کے ساتھ شاہی جلوس کی شکل میں قصر حکومت کی طرف روانہ ہوئے ۔ آپ گورنر جنرل پاکستان کے ہمراہ ایک سراپا سبز کار میں جو اوپر سے کھلی ہوئی تھی سوار تھے ۔ سب سے آگے پولیس افسران کی موٹریں تھیں ۔ ان کے پیچھے موٹر سائیکلوں پر فوجی سوار تھے جن کے بعد شہنشاہ والا شان کی موٹر خراماں خراماں چلی آتی تھی ۔ اور عمائدین حکومت شاہی سواری کے پیچھے اپنی اپنی موٹر کاروں پر سوار تھے ۔ جوں جوں شاہی جلوس آگے بڑھتا جاتا تھا ۔ پاکستانی فوج کے وہ سپاہی جو چار میل لمبی سڑک کے ساتھ ساتھ دو رویہ صف بستہ کھڑے تھے فوجی سلامی دیتے جاتے تھے ۔ اور لوگ خوشی کے نعرے لگاتے ہوئے تالیاں بجاتے تھے ۔ آپ زیر لب تبسم فرماتے ہوئے خسروانہ انداز میں ہاتھ کے اشارے سے جواب دیتے تھے ۔ اس چار میل کے راستے پر اندازہ ہے کہ پنجاب کے قریباً دس لاکھ باشندوں نے قطار در قطار کھڑے ہو کر آپ کا خیر مقدم کیا ۔ تمام راستہ محراب دار خوشنما دروازوں رنگ برنگی جھنڈیوں اور پھولوں سے اس طرح آراستہ تھا ۔ کہ گویا دلہن بنا ہوا تھا ۔ شاہی جلوس لدھیانہ روڈ ٹیالہ روڈ ۔ فیلڈ سٹون روڈ ۔ ونگٹن مال سینٹ پال روڈ سے ہوتا ہوا ڈیوس روڈ کے چوراہے کے قریب قصر حکومت کے بڑے دروازے پر ختم ہوا ۔ مال روڈ کے دونوں طرف جو نئی سڑکیں آ کر ملتی ہیں ۔ خلقت ان پر دور دور تک پھیلی ہوئی تھی ۔ اور دس میل کا یہ عالم تھا کہ بہت سے مشتاقان دید بدقت تمام شاہ موصوف کی صرف ایک جھلک ہی دیکھ سکے ۔ شاہی سواری گذر جانے کے بعد مال روڈ اور اس کی ملحقہ سڑکوں پر ٹریفک کا اس قدر زور رہا کہ گھنٹوں راستے بند رہے اور لوگ چیونٹی کی چال چل چل کر بالآخر منتشر ہوئے ۔

شہنشاہ ایران کی آمد کی خوشی میں آج رات بھر چراغاں کیا گیا ۔ بڑی بڑی سرکاری عمارتیں رنگ برنگ کے قمقموں کی بدولت بقعۂ نور بنی رہیں ۔ دوکانوں پر جگہ جگہ پاکستان اور ایران کے جھنڈے لہلہا رہے تھے ۔

پرنٹر مسعود دین تنویر بی اے ایل ایل بی ۔ مسعود حمید پرنٹر پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے طبع کرا کر دفتر میکلوڈ روڈ لاہور سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

۹ مارچ ۱۹۵۰ء

# اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ

جناب نعیم صاحب اگر ہمارے الفاظ پر غور فرماتے تو سنت اللہ کا وہ مفہوم ہمارے ذمہ نہ لگاتے جو انہوں نے لگایا ہے۔ ہمارے الفاظ سے قطعاً یہ نتیجہ برآمد نہیں ہوتا۔ کہ چونکہ دنیا میں ہر وقت کم و بیش باطل پھیلتا رہتا ہے۔ اس لئے ہر وقت ایک نبی کی موجودگی لازمی ہے۔ ہمارے الفاظ سے تو صرف یہی نکلتا ہے۔ کہ جب جب دنیا میں ایسی گہری تاریکی چھا جاتی ہے۔ جس کو قرآن کریم نے ظہر الفساد فی البر والبحر کے الفاظ سے بیان کیا ہے۔ تو اس وقت اللہ تعالےٰ کی رحمت جوش میں آتی ہے۔ اور وہ اپنا کوئی بندہ بشیر و نذیر دنیا میں بھیجتا ہے۔ اور آج دنیا کی وہی حالت ہے۔ اس لئے سنت اللہ کے مطابق اس وقت کوئی ایسا بندہ آنا چاہیئے۔

اگر نعیم صاحب مودودی صاحب کے رسالہ تجدید و احیائے دین کا ہی مطالعہ کریں۔ تو ان کو معلوم ہوگا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبردست پیشگوئیاں موجود ہیں۔ کہ دنیا پر ایک ایسا زمانہ آئے گا۔ جب خلافت علیٰ منہاج نبوت از سر نو قائم ہوگی۔ ایک پیشگوئی کے رو سے پہلے نبوت کا زمانہ ہوگا۔ پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت کا اور پھر ظالم بادشاہی کا اور اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت کا جسکو اسلام کی نشأۃ ثانیہ بھی کہتے ہیں۔ اگر یہ پیشگوئی درست ہے اور مودودی صاحب نے یقیناً اس کو درست سمجھا ہے۔ تو کیا اس سے صاف ثابت نہیں ہوتا۔ کہ اسلام پر مختلف ادوار تاریکی کے بعد پھر ایک درخشندہ زمانہ آئے گا۔

اب سوال ہے کہ کیا نشأۃ ثانیہ کا یہ دور خود بخود آ جائے گا۔ مودودی صاحب نے اسی رسالہ میں ایک امام کی آمد کو تسلیم کیا ہے۔ جس کو الامام المہدی کہا جاتا ہے۔ آپ نے کہا ہے کہ جب ائمہ ضلالت ظہور کر رہے ہیں۔ تو ایک امام ہدایت کی آمد کیوں مستبعد ہے بھٹیک ہے یا نہیں؟

کیا ائمہ ضلالت پہلے نہیں پیدا ہوتے رہے ان کے مقابلہ میں کیوں مجددین کامل نہیں پیدا ہوتے رہے۔ کیوں الامام المہدی نہیں آئے۔ کیوں مودودی صاحب بھی صرف ایک ہی کامل مجدد یعنی الامام المہدی کے قائل ہیں اور یہاں تک فرماتے ہیں۔ کہ خواہ زمانے کی ہزار گردشوں کے بعد آئے مگر آئے گا ضرور۔ مودودی صاحب کے قول اور ہمارے قول میں کوئی فرق نہیں ہے سوائے اس کے کہ آپ کے خیال میں آنے والا الامام المہدی امر تکوینی سے کھڑا ہوگا۔ مگر ہم کہتے ہیں۔ کہ ایسا امام جس کی آمد کی تمام انبیاء علیہم السلام نے خبر دی ہوئی ہے۔ امر تکوینی سے نہیں۔ بلکہ امر تشریعی سے کھڑا ہوگا جس کے معنے ہیں کہ وہ بشیر و نذیر ہوگا۔ مامور من اللہ ہوگا

آخر سوچنا چاہیئے کہ الامام المہدی کیوں آئے گا۔ اس کی کیا ضرورت ہے۔ کیا اس کی آمد اسی لئے نہیں ہوگی۔ کہ دنیا میں جو باطل چھایا ہوا ہے۔ اس کا قلع قمع کرے۔ محض مامور اور غیر مامور کے فرق سے تو سوال کی نوعیت تبدیل نہیں ہو جاتی۔ اول تو جب وہ انبیاء علیہم السلام کی متواتر خبروں کے مطابق آتا ہے تو یقیناً وہ مامور ہی ہوگا۔ لیکن پھر بھی جب اس کا آنا مقدر ہے۔ تو آخر کسی بناء پر ہی مقدر ہوگا۔ یا یونہی آ جائے گا۔ کوئی نظام ہے یا نہیں۔ کیا وہ نظام یہی نہیں کہ وہ اس وقت آئے گا جب دنیا پر اتنا باطل چھا جائے گا کہ اس کے بغیر چارہ کار باقی نہ رہے گا۔ ہم نے جو کچھ کہا تھا یہی تھا۔ کہ وہ خاص تاریکی کا زمانہ آج ہے۔ یہ ہم ہی نہیں کہتے۔ بلکہ آپ بھی یہی کہتے ہیں۔ آپ مانیں یا نہ مانیں کہ آنے والا مامور من اللہ ہوگا۔ بشیر و نذیر ہوگا۔ نبی ہوگا۔ مگر اس وقت دنیا میں ایسی تاریکی چھائی ہوئی ہے۔ کہ خود آپ کی ضمیریں ایک امام ہدایت کی متمنی ہیں۔ اس امام ہدایت کی جو بقول مودودی صاحب ضرور آنا ہے۔ خواہ زمانے کی ہزاروں گردشوں کے بعد آئے۔ وہ زمانے کی ہزارویں گردش ہی سہی۔ مگر وہ گردش وہی ہوگی۔ جب باطل اپنی انتہا کو پہنچ چکا ہوگا ورنہ اس کے آنے کی ضرورت ہی کیا ہے اور تمام انبیاء علیہم السلام کو اس کی آمد کی خبر دینے کی کیا ضرورت تھی۔ ظہر الفساد فی البر والبحر کا زمانہ آج ہے یا نہیں۔ ظالم بادشاہی اپنے اس عروج کو پہنچ چکی ہے۔ جہاں سے اس کا تنزل ہوتا اور اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا آغاز مقدر ہے

ہمارے الفاظ کو غور سے پڑھیئے اور بار بار پڑھیئے آپ خود ہی محسوس کریں گے۔ کہ آپ نے ان سے جو نتیجہ نکالا ہے۔ وہ نہ صرف غیر منصفانہ ہی ہے بلکہ طفلانہ ہے۔

موجودہ دور باطل عین وہی زمانہ ہے۔ جب امام موعود کامل مجدد دین پیدا ہونا چاہیئے۔ اور ہماری تحقیقات میں ایسا کامل مجدد دین صرف نبی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کی سنت ہے۔ کہ وہ ایسے دور باطل میں نبی بھیجتا ہے۔ اس لئے اس دور کے لئے جو امام مقدر ہے وہ نبی ہی ہونا چاہیئے۔ قرآن کریم اور احادیث نبوی سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ آنے والا مجدد کامل نبی ہی ہوگا۔ کیونکہ وہ اسی وقت آئے گا۔ جب دنیا پر ایسا باطل دور چھایا ہوگا۔ جو اس وقت چھایا ہوتا ہے۔ جب نبی آتے ہیں

ہمارا دعوےٰ ہے کہ ہم قرآن و حدیث سے اس کو اس طرح ثابت کر سکتے ہیں۔ جس طرح دو اور دو چار۔ یہ دینی معاملہ ہے۔ یہاں لفظی لن ترانیاں اور فخر و مباہات کام نہیں دیں گے۔ ہمارے الفاظ سے ایک خواہشاتی نتیجہ نکال کر فقرہ بازی کرنا اور کھوکھلی تعلیاں پر اترانا محققین کا کام نہیں سنجیدگی سے اس معاملہ پر غور کیجئے۔

آپ نے مسیح موعود علیہ السلام پر جتنے بھی اعتراض کئے ہیں۔ ان میں سے ایک بھی ایسا نہیں جو پہلے لوگوں نے انبیاء علیہم السلام پر نہ کئے ہوں۔ ہم آپ کے ہر اعتراض پر قرآن کریم سے مخالفین انبیاء کے اقوال پیش کر سکتے ہیں۔ یہ تمام اعتراضات سطحی۔ بے بنیاد اور ان لوگوں کے سے ہیں۔ جن کے متعلق قرآن کریم میں آتا ہے۔ کہ وہ علم کے بغیر باتیں کرتے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ آپ کا اپنا تصور نبوت نہایت بلند ہے۔ جناب من۔ آپ کے تصور نبوت کو خواہ بزعم خود کتنا ہی بلند ہو۔ کون پوچھتا ہے نبوت کا صحیح تصور وہی ہے۔ جو قرآن حمید اور احادیث نبوی سے ثابت ہوتا ہے۔ تصور کی بلندی اور پستی کا معیار اللہ تعالےٰ کا کلام ہے۔ نہ کہ آپ کے مفروضات۔ اپنا تصور نبوت پیش کیجئے۔ اور پھر اسکو قرآن کریم سے ثابت فرمائیے۔ یونہی لن ترانیاں کوئی معنے نہیں رکھتیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

”خدا جو ہمیشہ ابراہیمؑ اور موسےٰؑ اور عیسےٰؑ اور اسمٰعیلؑ اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جیسے گل ہائے سرسبد کو نبوت کے منصب کے لئے پسند کرتا رہا ہے۔ نعوذ باللہ انیسویں صدی عیسوی میں آکر اس کا ذوق انتخاب اتنا گر گیا کہ اس نے بڑے بڑے خدام دین علماء کتاب و سنت مجتہدان حدود اللہ اہل کشف و کرامات وارثان اخلاق نبوی سب کو چھوڑ چھاڑ کے ایک مرزا غلام احمد قادیانی کو جا پسند کیا۔ کیا اسے مرزا صاحب کے ہم عصروں میں اور کوئی بھی اونچے درجے کا انسان نہ مل سکا۔ اور کیا وہ اپنی نمائندگی کے لئے کوئی بھی مناسب انسان تیار نہ کر سکا۔“

قرآن پڑھیئے اور جانیئے کہ یہی اعتراض جو آپ نے کیا ہے۔ آپ جیسے الحکم کہلانے والے موسےٰؑ۔ عیسےٰؑ۔ ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) پر بھی کرتے رہے ہیں۔ حالانکہ اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ نعیم صاحب! سنیئے۔

لو لا نزل ھذا القراٰن علیٰ رجل من القریتین عظیم۔

یعنی کیوں یہ قرآن دو شہروں کے کسی بڑے آدمی پر نہیں اتارا گیا۔

آپ کے پاس قرآن کریم تو ہوگا ہی ایسے تمام اقوال جو انبیاء علیہم السلام کے متعلق مخالفین نے کہے ہیں۔ ایک جگہ جمع کر لیجئے۔ آپ دیکھیں گے کہ وہ کس طرح لفظ بہ لفظ آپ کے اعتراضات سے مطابقت کھاتے ہیں۔ یہ کوئی بڑی عجیب بات نہیں ہے۔ اللہ تعالےٰ نے صاف صاف بیان فرما دیا ہے۔

ما یقال لک الا ما قد قیل للرسل من قبلک

کیونکہ وہ اس معاملہ میں اپنی سنت اس طرح بیان فرماتا ہے۔

وکذالک جعلنا لکل نبی عدوًّا ..... الی آخرہ

اگر آپ کو اپنے علم قرآن کریم پر اعتماد ہوتا تو آپ سر سید۔ شبلی اور اقبال کی پناہ ہرگز نہ ڈھونڈتے۔ آپ فرماتے ہیں۔

”مرزا غلام احمد صاحب کے مقابلہ میں تو سر سید اور علامہ شبلی جیسے لوگ زیادہ سر بلند ہیں..... فرق صرف اتنا ہے کہ ان کے دماغ میں دعویٰ نبوت اور تکفیر مسلمین“ کے کیڑے نہیں کلبلائے۔ ورنہ آپ دیکھتے کہ ان کی مستقل جماعتیں اور فرقے تبلیغ کر رہے ہوتے

نعیم صاحب ایک دم اور بھی زیادہ غصہ میں آ گئے ہیں۔ اور اتنے آپے سے باہر ہو گئے ہیں کہ پتہ ہی نہیں کہ کیا کہہ گئے ہیں۔ گویا آپ کے خیال میں تبلیغ وہ فرقے کرتے ہیں۔ جن کے پیشواؤں کے دماغ میں دعویٰ نبوت کے کیڑے کلبلاتے ہیں۔ کیا حسین اصول ہے۔ اچھا نعیم صاحب یہ جو مودودی صاحب نے مستقل جماعت بنا رکھی ہے۔ اور ان کا فرقہ تبلیغ بھی کرتا ہے ان کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے (باقی)

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ـــــ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ھوالنّاصر ـــ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# مُسلمانوں اور پاکستان کا قیام اسلام کے قیام پر منحصر ہے

## رقم فرمودہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی امامِ جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ

قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ مسلمانوں کی یہ شان بتاتا ہے کہ وہ جھوٹ سے بچتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان نبوت سے پہلے اہلِ مکّہ پر اسی صفت سے ظاہر تھی کہ وہ صدوق و امین کہلاتے تھے یعنی نہایت راست باز اور ہر امانت کو پورا کرنے والے آج بھی اگر مسلمان کوئی عزت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو سچّ ہی سے عزت حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ اس وقت بھی کہ اسلام اور مسلمان دشمنوں کے نرغہ میں گھرے ہوئے ہیں اور سرحد پار دشمن ان کی تاک میں لگے ہوئے ہیں بعض مسلمان کہلانے والے بلکہ علماء کہلانے والے اور اسلام کی حفاظت کا دعویٰ کرنے والے جھوٹ اور فریب سے کام لے رہے ہیں۔ چنانچہ پرسوں مجھے گوجرانوالہ کے دو دوستوں کی طرف سے اشتہارات ملے ہیں۔ جن کے نیچے ناظر دعوۃ تبلیغ انجمن خدام احمد صلی اللہ علیہ وسلم گوجرانوالہ شہر لکھا ہے۔

یہ اشتہار سراسر جھوٹ اور افتراؤں کا پلندا ہے۔

جماعت احمدیہ میں ناظر مرکزی سکرٹری کو کہتے ہیں اور اس مفتری اور کذاب کو یہ بھی معلوم نہیں کہ گوجرانوالہ جماعت احمدیہ کا مرکز نہیں اور وہاں کوئی ناظر نہیں ہے۔ پھر لطف یہ کہ وہ انجمن خدام احمد کا ناظر ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور خدام احمد نام کی کوئی انجمن احمدیوں میں نہیں۔ پھر اس مفتری نے احمد کے آگے جو حضرت مسیح موعودؑ کا نام ہے صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہے۔ یہ بھی اس کی جہالت نہیں بلکہ شرارت پر دلالت کرتا ہے۔ جماعت احمدیہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی اور نبی یا مامور کو صلی اللہ علیہ وسلم نہیں لکھتی۔ ہمارے سلسلہ کے ناظروں نے کبھی بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو صلی اللہ علیہ وسلم نہیں لکھا پس صرف شہر کے نام میں ہی اس شخص نے تین جھوٹ بولے ہیں اور وہ خیال کرتا ہے کہ وہ خدا تعالےٰ کی اور اسلام کی جھوٹ بول کر خدمت کرتا ہے۔ حالانکہ خدا اور اس کا رسولؐ اور دین اسلام جھوٹ کے ہرگز محتاج نہیں۔ وہ سچّے ہیں اور سچ سے فتح پا سکتے ہیں۔ جھوٹ شیطان کیلئے ہے۔ خدا اور اس کے رسول کیلئے نہیں ہے۔ وہ مفتری ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ اسلام جھوٹ کا محتاج ہے۔

اس اشتہار کا عنوان ہے "امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالےٰ کا تازہ ترین الہام اکھنڈ ہندوستان" یہ عنوان بھی سراسر جھوٹ اور افتراء ہے۔ مجھے ہرگز کوئی ایسا الہام نہیں ہوا۔ اور میں نے یا میری جماعت نے ہرگز کوئی ایسا الہام شائع نہیں کیا۔ پس میں اس کے جواب میں صرف یہ کہہ سکتا ہوں کہ لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین

خدا تعالیٰ کی لعنت ہو اُس پر جو جھوٹ بولتا ہے اس شخص نے اپنے نام کو چھپایا ہے لیکن خدائے علیم وخبیر اس کے نام کو جانتا ہے۔ پس میں خدائے علیم وخبیر سے جو جھوٹ کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے جو پوشیدہ در پوشیدہ رازوں سے واقف ہے جس نے اپنی پاک کتاب قرآن کریم میں جھوٹ سے منع فرمایا ہے۔ دُعا کرتا ہوں کہ اے خدائے علیم وخبیر۔ اے خدائے قادر و توانا تو جانتا ہے کہ تو نے ایسا کوئی الہام مجھے نہیں کیا۔ اگر باوجود اس کے میں نے یہ جھوٹ تجھ پر بولا ہے اور اس قسم کا الہام تیری طرف منسوب کیا ہے تو اے خدا میں تیری سچائی اور تیری پاکیزگی کی قسم دے کر تجھ سے کہتا ہوں کہ تو مجھے اور ان لوگوں کو جو اس جھوٹ میں میرے شریک ہوں نیست ونابود کر دے تاکہ دنیا پر یہ واضح ہو جائے کہ خدا تعالیٰ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولنے والا تباہ اور برباد کیا جاتا ہے اور اے میرے خدا اگر یہ اشتہار احرار یا اسی قسم کے اور لوگوں کی طرف سے جھوٹ اور افترا اور ناکردہ گناہ لوگوں کو بدنام کرنے کیلئے ہے تو اے میرے رب جو سچائی سے پیار کرنیوالا اور مظلوم کی مدد کرنیوالا ہے میں تجھ سے عاجزانہ درخواست کرتا ہوں کہ اس قسم کے جھوٹے اشتہار دینے والوں اور اپنے افتراء سے اسلام کو بدنام کرنیوالوں پر اپنی لعنت بھیج اور اپنے عذاب میں ان کو پکڑ تا تیرا نام دنیا میں روشن ہو اور صداقت دنیا میں پھیلے اور تیرا نام لے کر جھوٹ بولنے والوں کو عبرت حاصل ہو!

یہ تو میری خدا تعالےٰ سے اپیل ہے اور اس قسم کا اشتہار دینے والوں سے میں یہ کہتا ہوں کہ جھوٹ وہی بولتا ہے جسمیں ایمان نہیں ہوتا اور جو خدا تعالیٰ پر توکل نہیں رکھتا۔ اس لئے ایسے شخص کو سچائی اور صداقت کے نام پر بلانا فضول ہے۔ وہ تو لالچ ہی کا شکار ہوتا ہے۔ پس میں ان لوگوں سے کہتا ہوں کہ اے پیٹ کی خاطر جھوٹ بولنے والو۔ اگر اس اشتہار میں تم نے سچ بولا ہے تو میں ایک ہزار روپیہ تمہارے لئے انعام مقرر کرتا ہوں کہ وہ میری تحریر پیش کرو جس میں میں نے یہ لکھا ہو کہ اکھنڈ ہندوستان کی تائید میں مجھے الہام ہوا ہے یا یہ کہ پاکستان کے عارضی ہونے کے بارہ میں مجھے الہام ہوا ہے۔ اگر تم ایسا ثابت کر دو تو فوراً ایک ہزار روپیہ میں تم کو انعام دوں گا۔ اور جھوٹ بولنے کی ذلت مجھے الگ نصیب ہو گی۔

حقیقت یہ ہے کہ جب تک ہندو مسلمان میں اختلاف انتہا کو نہیں پہنچا میری کوشش تھی کہ کسی طرح ملک تقسیم نہ ہو اور اس کے بارہ میں میں نے اپنے ذاتی خیالات کئی دفعہ ظاہر کئے تھے۔ مگر کوئی الہام شائع نہیں کیا۔ مگر جب مئی ۱۹۴۷ء میں یہ بات ظاہر ہو گئی کہ اب یہ اختلاف مٹائے نہیں مٹ سکتا میں نے اپنی رائے بدل لی۔ اور پورے زور سے پاکستان کی تائید شروع کر دی۔ چنانچہ تقسیم ملک سے پہلے ہی میں نے پاکستان کی تائید میں لکھنا شروع کر دیا جو "الفضل" اور دوسرے احمدی لٹریچر میں موجود ہے۔ اور اس وقت جب احراری اس امر کی کوشش میں تھا کہ پاکستان کی "پ" بھی نہ لکھی جائے میں اس امر کی تائید میں تھا کہ پاکستان سب کا سب مکمل ہو جائے اور خدا تعالےٰ اسے عزت اور شان کے ساتھ قائم رکھے۔ اگر مجھے کوئی الہام ہوا ہے تو یہی کہ اللہ تعالےٰ اسلام کو عزت بخشے گا اور مسلمان ذلیل ہو کر دشمن کے سامنے نہیں گرے گا۔ بلکہ قدم بقدم آگے بڑھے گا۔ مشکلات ہوں گی۔ عارضی طور پر قدم پیچھے بھی ہٹیں گے۔ لیکن انجام اچھا ہی ہوگا۔ اسلام کیلئے اب فتح مقدر ہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا اب بلند ہو کر رہیگا۔ اور احراری یا دوسرے لوگ اسے نیچا نہیں کر سکیں گے۔ انشاء اللہ

خاکسار **مرزا محمود احمد** امام جماعت احمدیہ

(مندرجہ بالا مضمون نظارت تالیف وتصنیف نے ٹریکٹ کی صورت میں ربوہ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# مجالس خدام الاحمدیہ کی سرگرمیاں

## ماہ دسمبر کی مساعی کا خلاصہ

(۱)

مختلف مجالس خدام الاحمدیہ کی طرف سے جو رپورٹیں دفتر مرکزیہ میں موصول ہوئی ہیں ان کا خلاصہ پیش کیا جا رہا ہے۔ رپورٹ کی تیاری میں دیر اس لئے ہو جاتی ہے کہ مجالس کی طرف سے رپورٹیں وقت پر نہیں آتیں۔ اور دفتر کو کافی انتظار کرنا پڑتا ہے۔

مجالس رپورٹ بروقت بھجوا دیا کریں۔ تو انشاء اللہ مرکز کی طرف سے وقت پر رپورٹ چھپ جایا کریگی۔ رپورٹ بھجواتے وقت اس امر کا خاص خیال رکھا جایا کرے کہ رپورٹ معین اعداد و شمار کے ساتھ ہو۔ اس رپورٹ میں صرف ملتان کی مجالس کی رپورٹ ایسی ہے جسمیں ہر کام کے متعلق اعداد و شمار دیے گئے ہیں۔ باقی مجالس نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ امید ہے باقی مجالس بھی آئندہ معین اعداد و شمار کا اندراج کیا کرینگی ؛

نائب معتمد خدام الاحمدیہ

**منٹگمری** وقار عمل مسجد کی صفائی کی گئی۔

تربیت و اصلاح۔ بعد از نماز جمعہ ہفتہ واری تبلیغی و تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔

تبلیغ۔ ایک مقامی ریلوے آفیسر قائد مقامی کے زیر تبلیغ ہیں۔ انہیں تفسیر کبیر پارہ عم جزو اول۔ تحفہ گولڑویہ۔ سوانح حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد مصنفہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب تذکرۃ المہدی برائے مطالعہ پیش کی گئیں۔

انفرادی تبلیغ میں بعض خاص حالات کی وجہ سے باقاعدگی نہیں ہو سکی۔

خدمت خلق۔ ایک بیوہ کی مالی امداد کی گئی۔

اطفال۔ اطفال کی تنظیم کی جا رہی ہے۔

**چک ہوڑو ۱۸** وقار عمل۔ ایک سڑک مرمت کی گئی۔ جو تقریباً ۰۰ فٹ لمبی ۳۰ فٹ چوڑی تھی۔ بعض جگہ تین۔ چار اور دو فٹ گہری تھی۔ اندر ۲۵۰ فٹ اور تین فٹ مٹی ڈالی گئی۔ بعض خدام نے چائے کا انتظام کیا۔ اور سب کو چائے پلائی۔

تربیت و اصلاح۔ نمازوں میں سست خدام کو باقاعدہ کرنے کی کوشش کی گئی۔ خدا کے فضل سے سب خدام روحانیت میں ترقی کر رہے ہیں۔

تبلیغ۔ چھ دوستوں کا ایک گروپ سٹھیالی خورد بھیجا۔ اجتماعی اور انفرادی طور پر بھی تبلیغ کی گئی ؛

**قصور**۔ خدمت خلق۔ خدام نے پانی پلانے کی خدمت کی۔ گھڑے۔ مٹکے وغیرہ خرید کر رکھے گئے بازاروں میں سے سڑکوں میں سے پھیلنے والے چھلکوں کو اٹھا لیا گیا۔ اندھوں۔ محتاجوں اور مسافروں کو گاڑی سے اتارا اور چڑھایا گیا اور ان کو ٹکٹ خرید کر دئیے گئے۔ انفرادی کام متواتر ہوتے رہے :

وقار عمل۔ ایک پل جو کہ بارش کی وجہ سے گرنے والا تھا اس کی مرمت کی گئی۔

**خانیوال**۔ تبلیغ۔ فرداً فرداً اور اجتماعی طور پر تبلیغ کی جاتی رہی۔

خدمت خلق۔ بیماروں کی تیمارداری۔ مسافروں غریبوں اور یتیموں کی امداد کی جاتی رہی۔

**کمال ڈیرہ**۔ خدمت خلق۔ مسافر کو راستہ دکھایا گیا۔ مسافر کو کھانا کھلایا۔ راستہ صاف کیا۔ مسجد کی صفائی کی گئی۔ غرباء کی امداد کی گئی۔

تبلیغ۔ زیر تبلیغ ۹ افراد ہیں۔

**فرقان**۔ تربیت و اصلاح۔ نماز باجماعت میں ۹۵ فیصدی شامل ہوتے ہیں۔ ۱۰ خادم باقاعدگی سے تہجد گزار ہیں۔

تعلیم۔ ۹ خادم قرآن کریم باترجمہ پڑھتے ہیں نماز باترجمہ اکثر جانتے ہیں

وقار عمل۔ خیموں اور کیمپ کی صفائی۔ پھولوں کو پانی دینا۔ سرکنڈہ سے مسجد تیار کی

ذہانت و صحت جسمانی۔ روزانہ حسب معمول ورزش ہوتی ہے۔ اور شام کو کھیلیں ہوتی ہیں جسمیں سارے خدام اجتماعی طور پر شامل ہوتے ہیں۔

**مردان**۔ نائٹ سکول کھولا گیا ہے۔ جس میں بچوں کو قرآن کریم پڑھایا جاتا ہے۔ ایک ناخواندہ دوست بھی پڑھ رہے ہیں۔ حلقہ وار تنظیم شروع کر دی گئی ہے طے پایا کہ ہر اتوار کو باری باری ہر حلقہ میں مجلس کی میٹنگ ہوا کرے۔ مسجد کے قریب کے حلقہ مسجد میں باجماعت نماز کو ترجیح دیں۔

**ربوہ** حلقہ الف۔ وقار عمل۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں ایک ہفتہ صفائی منایا گیا۔ جس میں گلیوں کی نالیاں بنائی گئیں اور بلاک الف کے گرد و نواح کو گندگی سے صاف کیا گیا۔ اسٹیشن اور بلاک کے درمیانی پل کو درست کیا گیا۔

تبلیغ۔ تین گاؤں میں وفود بھیجے گئے۔ جلسہ پر آنے کی تلقین کی۔ ایک دوست نے بیعت کی۔

تربیت و اصلاح۔ مرکز سے آمدہ چٹھی داڑھی رکھنے اور ننگے سر نہ پھرنے کے متعلق ایک اجلاس میں سب خدام کو سنائی۔ اور نمازوں کی پابندی کی طرف توجہ دلائی۔ سیکرٹری تربیت و اصلاح مقرر کیا گیا۔ صبح اور عشاء کی نمازوں میں حاضری لی جاتی رہی۔ اور سگریٹ نوشی سے منع کیا۔

خدمت خلق۔ ایک پڑوسی کے گھر کا کام کیا ایک غریب کو کھانا کھلایا۔ ایک مسافر کی مدد کی۔ ایام جلسہ میں ایک گمشدہ بچی کو رات کے وقت تلاش کیا گیا۔

تعلیم۔ قرآن کی کلاسز جاری ہیں۔ ایک خادم روزانہ لوئر پرائمری سکول میں آدھ گھنٹہ ٹیچر کا کام کرتے ہیں۔ خدام کو نماز باترجمہ اور ترجمہ قرآن کریم سیکھنے کی تلقین کی۔

اطفال۔ اطفال نے ہفتہ صفائی کے دنوں میں نماز مغرب کے بعد گلیوں میں پھر کر صفائی کی تلقین کی۔ اور گھروں میں بھی جا کر صفائی کے متعلق کہتے رہے۔

**احمد نگر** وقار عمل۔ ایک وقار عمل دو گھنٹہ منایا گیا۔ مسجد کی صفائی کی گئی۔ اور ایک راستہ کو درست کیا گیا۔

تبلیغ۔ ایک وفد پانچ افراد کا موضع پیلیاں چک سیداں بھی گیا۔ ایک غیر احمدی معزز دوست کو دو کتب دی گئیں۔ ایک پولیس افسر کو خط کے ذریعہ پیغام احمدیت پہونچایا

خدمت خلق۔ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کی ڈسپنسری سے ۴۰ افراد نے ادویات حاصل کیں۔ حکیم نثار احمد صاحب نے ۱۵ افراد کو مفت دوائی دی تبلیغی وفد نے اپنے تبلیغی دورہ میں ۱۵ احباب کو دوائی دی۔

تربیت و اصلاح۔ ہفتہ واری اجلاس منعقد کئے بعد نماز فجر خدام درس میں شامل ہوتے رہے۔ درس تفسیر کبیر۔ حدیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوتا رہا۔ خدام نے کثرت سے سوموار کا روزہ رکھا۔ ۴ کے قریب خدام تہجد ادا کرتے رہے۔

اطفال: مختلف قسم کی کھیلوں کا انتظام ہے جس میں تمام اطفال شامل ہوتے ہیں

ذہانت و صحت جسمانی۔ خدام فٹ بال والی بال کھیلتے رہے بہت سے خدام صبح ورزش کرتے رہے۔

تعلیم۔ ناخواندہ احباب کو پڑھانے کی کوشش جاری ہے۔ خدام کتاب "دعوۃ الامیر" کے امتحان کی تیاری کر رہے ہیں۔

ایثار و استقلال۔ تمام شعبوں میں کام خدا کے فضل سے نہایت مستعدی اور استقلال کے ساتھ ہوتا رہا۔

**ڈرگ روڈ کراچی**۔ تربیت و اصلاح۔ خدام پانچ وقت کی نمازیں باجماعت ادا کرتے ہیں حلقہ جات میں ہفتہ واری اجلاس ہوتے ہیں۔ جس میں خدام کو ان کے فرائض سے آگاہ کیا جاتا ہے۔

تبلیغ۔ انفرادی تبلیغ کی گئی۔ ایک غیر احمدی کو قرآن مجید باترجمہ پڑھا جاتا ہے۔ دس کتابیں غیر احمدی احباب کو پڑھنے کے لئے دی گئیں۔ الفضل بھی غیر احمدیوں کو پڑھنے کے لئے دیا جاتا رہا۔

**نوشہرہ چھاؤنی**۔ تربیت و اصلاح۔ ہفتہ واری اجلاس منعقد کئے گئے۔ جن میں خدام کو نمازیں باقاعدگی سے اپنے اپنے قریبی دوستوں کے ساتھ مل کر باجماعت ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ حاضری نماز کا خاص انتظام ہے۔

مال۔ چندہ کی باشرح ادائیگی کی طرف توجہ دلائی گئی۔ اور تحریک جدید دفتر دوم میں شامل ہونے کے لئے تاکید کی۔

خدمت خلق۔ ایک اندھے کو تانگہ پر بٹھا کر ریلوے سٹیشن تک پہونچایا۔ تاکہ وہ گاڑی میں بیٹھ کر اپنی منزل مقصود تک پہونچ سکے ؛

**سیرکوٹ**۔ خدمت خلق ایک بیوہ عورت کو ۱۶ سیر چاول ۲ سیر گھی اور ۵ سیر گڑ بطور امداد دیا گیا۔ مستری سلطان احمد نے ایک مریض کو دکھانے کے لئے ایک ڈاکٹر ۵ میل سے بلا کر لایا۔ خانقاہ ڈوگراں میں خدام نے مقامی جماعت کی مدد کی۔

تعلیم۔ خدام کو قاعدہ اور قرآن کریم پڑھایا جاتا رہا۔

تبلیغ۔ ۹ افراد زیر تبلیغ ہیں جنہیں مختلف لٹریچر مہیا کر کے دیا گیا۔ (باقی)

---

## درخواست دعا

میرا بڑا لڑکا شفیع احمد سلمہ ڈیڑھ ہفتہ سے سخت بیمار ہے۔ اور روز بروز حالت تشویشناک ہوتی جا رہی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح والمصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور خاندان نبوت اور درویشان قادیان۔ صحابہ کرام اور احباب جماعت سے درخواست دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ میرے بچے کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

خاکسار۔ محمد عالم عارف بھاگلپوری آف قادیان حال عکس سیکلوڈ روڈ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# جماعت احمدیہ کوئٹہ کا ایک ممتاز رکن — ڈاکٹر غفور الحق رضی

## اللّٰھم اغفرہ واکرم نزلہ

( از مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل )

سلسلہ کے لئے دیکھئے ۵۳

۱۹۴۸ء میں اور پھر گذشتہ سال بھی جب حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کوئٹہ تشریف فرما تھے۔ تو انہوں نے حضور کی خدمت میں درخواست کی کہ حضور ایک دن سیر کیلئے اُڑک تشریف لے چلیں۔ یہ کوئٹہ سے نو دس میل پرے ایک پہاڑی مقام ہے۔ جہاں پانی کا وہ چشمہ ہے جو تمام کوئٹہ کو سیراب کرتا ہے۔ حضور نے از راہ کرم ان کی اس خواہش کو قبول فرمایا اور حضور ۱۹۴۸ء میں بھی اور گذشتہ سال بھی تمام اہل بیت اور قافلہ کے ساتھ اُڑک تشریف لے گئے۔ وہاں کی دعوت اور آنے جانے کے تمام اخراجات مکرم ڈاکٹر صاحب اپنی گرہ سے ادا فرماتے اور اسے اپنے لئے بڑی قابل فخر بات سمجھتے۔

ڈاکٹر صاحب کی ہمیشہ یہ خواہش رہتی تھی کہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چند دنوں کے لئے زیارت بھی تشریف لے چلیں۔ یہ کوئٹہ سے قریباً ساٹھ میل دور ایک پرفضا پہاڑی مقام ہے اور وہاں کی آب و ہوا کوئٹہ سے زیادہ بہتر سمجھی جاتی ہے گذشتہ سال چونکہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت کوئٹہ میں اکثر ناساز رہی۔ اس لئے ڈاکٹر صاحب نے اپنے ایک معزز دوست سے کہہ کر زیارت میں حضور کے لئے کوٹھی کا بھی انتظام کرا لیا تھا اور وہ چاہتے تھے کہ حضور وہاں تشریف لے چلیں۔ مگر حضور مختلف مصروفیات کی وجہ سے وہاں نہ تشریف لے جا سکے تاہم ڈاکٹر صاحب جس اخلاص اور محبت کے ساتھ یہ خواہش رکھتے تھے اس کا ثواب وہ یقیناً لے گئے۔

دوسری بڑی خوبی جو میں نے ڈاکٹر غفور الحق خانصاحب میں دیکھی وہ ان کی دلیری اور جرأت ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ وہ ایک نڈر اور بہادر انسان تھے اور ہر خطرہ کے موقعہ پر سینہ تان کر آگے نکل آتے تھے۔ بالخصوص احمدیت کے لئے وہ کسی قسم کی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرتے تھے۔ احمدیت کی مخالفت ہر جگہ ہے اور کوئٹہ بھی اس امر سے خالی نہیں مگر مخالف عناصر بالعموم ان سے مرعوب رہتے تھے۔ کچھ اس وجہ سے بھی کہ وہ اپنے فن میں طاق تھے اور تمام لوگ اپنی بیماریوں میں انہی کی طرف طبی مشورہ اور علاج کے لئے رجوع کیا کرتے تھے اور کچھ اس وجہ سے کہ وہ بہت بارسوخ انسان تھے اور ایسے عناصر ان کے رسوخ کی وجہ سے بھی دبے رہتے تھے۔

۱۹۴۸ء میں ڈاکٹر میجر محمود رضی اللہ عنہ کی شہادت مخالفین کے اسی غوغا کا نتیجہ تھا مجھے یاد ہے کہ جس رات ڈاکٹر میجر محمود رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی۔ اس رات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی کوٹھی کا جو مخلصین پہرہ دے رہے تھے ان میں مکرم ڈاکٹر غفور الحق صاحب بھی شامل تھے۔ جب یہ خبر مشہور ہوئی کہ مخالفین نے ہمارے ایک احمدی دوست کو خنجر مار کر شہید کر دیا ہے۔ تو باوجود اس کے کہ تمام شہر میں مخالفت کا زور تھا اور ادھر اُدھر پھرنا اپنے اندر خطرہ کا پہلو رکھتا تھا۔ ڈاکٹر غفور الحق صاحب یہ سنتے ہی بغیر کسی ڈر اور ہچکچاہٹ کے فوراً پولیس سٹیشن پر پہنچے اور پھر صرف دو سپاہیوں کے ساتھ جائے واردات پر پہنچ گئے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ایسے خطرناک حالات میں ان کا اس طرح اکیلے جانا بظاہر مناسب معلوم نہیں ہوتا تھا۔ مگر یہ اسی دلیری کا کرشمہ تھا جو قدرت نے ان کے اندر ودیعت کر رکھی تھی۔ اور جس کی مثالیں ان کی زندگی میں بارہا دکھائی دیا کرتی تھیں۔ اس کے بعد اس حادثہ کی رپورٹ اور تحقیق کے سلسلہ میں بھی انہوں نے اور بعض دوسرے دوستوں نے نمایاں خدمات سر انجام دیں۔ جن میں مکرم شیخ کرم بخش صاحب۔ مکرم ملک کرم الٰہی خانصاحب ایڈووکیٹ مکرم بابو ضیاء الحق خانصاحب اور مکرم مہتہ عبدالحق صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

تیسرا امر جو مجھے قابل ذکر معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب کوئٹہ کے پرائیویٹ پریکٹیشنرز میں چوٹی کے معالج تھے اور ان کے دست شفا کا عام شہرہ تھا۔ ڈاکٹری کتب کا وہ بہت کم مطالعہ کیا کرتے تھے مگر تشخیص اور معالجات میں ان کا پایہ بہت بلند تھا۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسی شہرت بخشی تھی کہ صبح سے رات کے ۱۰ بجے تک مریضوں کی آمد و رفت کا سلسلہ ان کی دوکان پر جاری رہتا اور پھر جب گھر پہنچتے تو گھر پر بھی مریض دروازہ کھٹکھٹانا شروع کر دیتے۔ کثرت کار کی وجہ سے انہیں آرام کا بہت کم موقع ملتا تھا۔ دوست اور عزیز انہیں کئی بار توجہ دلاتے کہ آپ کچھ آرام بھی کیا کریں۔ مگر وہ ہمیشہ یہی کہتے کہ میں مریضوں کو کس طرح چھوڑ دوں یہ تو مجھے ایک منٹ کے لئے بھی اِدھر اُدھر نہیں ہونے دیتے۔ اس قدر مصروفیت کے باوجود طبیعت میں چڑچڑا پن نہیں تھا بلکہ ہنس مکھ اور زندہ دل انسان تھے

حاضر جوابی کا بھی انہیں خاص ملکہ تھا۔ اور گو سلسلہ کے لٹریچر کی انہیں زیادہ واقفیت نہیں تھی۔ مگر جب کسی سے مذہبی مسائل پر گفتگو کرتے تو نہایت مدلل طریق سے سلسلہ کی صداقت اس پر واضح کر دیتے۔

۱۹۴۸ء میں جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کوئٹہ تشریف فرما تھے تو انہوں نے کئی ہزار روپیہ کے خرچ سے اپنی ڈسپنسری کے لئے نئی عمارت تیار کرائی اور حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں درخواست کی کہ حضور وہاں دعا کے لئے تشریف لے چلیں۔ چنانچہ ۲ ستمبر کو حضور طوغی روڈ پر دعا کیلئے تشریف لے گئے۔ وہاں حضور کو دیکھنے کے لئے ہزاروں زائرین جمع تھے جو حضور کے دیدار پُر انوار سے مستفیض ہوئے اور اس طرح انکی ڈسپنسری کا افتتاح تبلیغ کا ایک ذریعہ بن گیا۔

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی بیماری کے ایام میں بعض دفعہ مشورہ کے لئے ڈاکٹر غفور الحق صاحب کو بھی بلوا لیا کرتے تھے۔ اسی طرح حضور کے اہل بیت بھی ضرورت کے موقع پر ان سے دوائیں منگواتے رہتے تھے۔

سیدہ اُم متین سلمہا اللہ تعالیٰ کوئٹہ میں بیمار ہوئیں تو ان دنوں بھی مکرم ڈاکٹر صاحب اور بعض دوسرے دوست بڑے اخلاص کے ساتھ مختلف خدمات میں حصہ لیتے رہے۔

غرض ڈاکٹر غفور الحق صاحب اخلاص و عمل کا ایک اچھا نمونہ تھے۔ جماعتی کاموں میں وہ ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔ ان کا دسترخوان نہایت کشادہ تھا۔ فطرت میں سخاوت تھی اور طبیعت نہایت فیاض واقع ہوئی تھی۔ اپنے بزرگوں اور دوستوں کی خاطر مدارات میں وہ نہایت خوشی اور لذت محسوس کرتے تھے۔ حد درجہ ملنسار اور محبت کرنے والے وجود تھے۔ غرباء کی امداد کا بھی وہ خاص خیال رکھتے تھے۔ اور جب کوئی شخص اپنے کسی کام کے لئے ان کے پاس جاتا تو بالعموم وہ اس کام کیلئے اس طرح کوشش شروع کر دیتے تھے کہ گویا ان کا کوئی ذاتی کام ہے جس میں ان کو انہماک ہے۔

ڈاکٹر صاحب کی وفات سے میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ ایک اچھا کارکن مشیت ایزدی کے ماتحت کوئٹہ کی جماعت میں سے اٹھ گیا ہے۔ ہمیں ان کی اس جدائی پر بے حد درد ہے۔ بالخصوص اس وجہ سے بھی کہ وہ ابھی ۴۷ سال کے تھے کہ اپنے ازلی و ابدی آقا کے حضور حاضر ہو گئے۔ مگر ہم اپنے رب کی رضا پر راضی ہیں اور اس سے یہی التجا کرتے ہیں کہ وہ رحیم و کریم اور مہربان آقا ان کی خطاؤں سے درگذر فرمائے اور انہیں اپنی رحمت کے سایہ تلے جگہ دے۔ اور ان کے پسماندگان کا وہ آپ متکفل ہو اور انہیں ہر قسم کے شرور و مفاسد سے محفوظ رکھے آمین

---

## اخراج از جماعت

ماسٹر انعام اللہ صاحب ساکن وزیر آباد کے خلاف یہ شکایت پایہ ثبوت کو پہنچ گئی ہے کہ انہوں نے اپنی لڑکی کا نکاح ایک غیر احمدی سے کر دیا ہے اور نکاح بھی کسی غیر احمدی نے پڑھا تھا۔ علاوہ ازیں ان کے خلاف یہ بھی شکایت ہے کہ نہ وہ چندہ دیتے ہیں اور نہ نماز پڑھتے ہیں۔ بنا بریں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ماسٹر انعام اللہ صاحب کے اخراج از جماعت کا اعلان کیا جاتا ہے۔

ناظر امور عامہ ربوہ

---

## منسوخی اعلان مقاطعہ

سید مبارک احمد صاحب پسر سید پیر احمد صاحب واقف زندگی کے بارے میں نظارت امور عامہ کی طرف سے اعلان مقاطعہ کیا گیا تھا۔ اس پر انہوں نے حضور سے مہلت چاہی ہے۔ چنانچہ حضور نے ان کے مقاطعہ کو دو ماہ کیلئے منسوخ فرما دیا ہے۔ احباب کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے

ناظر امور عامہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# سائنس اور فنا

(از قریشی محمد احمد صاحب حامی - واقف زندگی لائلپور)

اللہ تعالےٰ کی دوسری صفت جو آیت کریمہ یمحو اللہ ما یشاء ویثبت سے ظاہر ہے وہ "ماحیت" کی ہے یعنی اگر خدا تعالیٰ چاہے تو نظام کائنات سب کا سب یا مادہ کا کچھ حصہ فنا کر دے۔ جس طرح سے "خالقیت" کی صفت ازل سے نظام کائنات میں جلوہ گر نظر آتی ہے اسی طرح سے خدا تعالےٰ کی اس قدرت کے مشاہدے بھی موجودات عالم نے دیکھے ہیں اور ہر وقت خدا تعالیٰ کی یہ قدرت دوسری قدرتوں کے ساتھ بروئے کار ہے۔ اس مسئلہ کے متعلق سائنس کا نظریہ شروع میں بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے جیسا کہ پہلے مضمون میں بتایا جا چکا ہے سائنس یہ مانتی ہے "مادہ توانائی میں تبدیل ہو سکتا ہے اور (مادہ + قوت) کا توازن نظام کائنات میں بالکل ساکن ہے"۔ یعنی اگر مادہ کے ضائع ہونے سے قوت energy پیدا ہوتی ہے۔ تو وہ پھر کسی نہ کسی شکل میں منجمد ہو جاتی ہے۔ توانائی کی بہت سی اشکال forms بیان کی گئی ہیں۔ مثلاً کیمیاوی حرارت، روشنی، برقی وغیرہ۔ اور مادہ سے پیدا شدہ توانائی پھر بعض تبدیلیوں کے ذریعہ (کیمیاوی یا طبعی) مندرجہ صورتوں میں سے کسی میں جمود کی حالت اختیار کر لیتی ہے۔

سورج اور سماء الدنیا کے دوسرے ستارے کروڑوں سال سے توانائی خارج کر رہے ہیں۔ اور اس قوت کا منبع صرف یہی تبدیلی ہے۔ جو مادہ کو قوت کی شکل میں لے آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نظام قدرت کے مطابق ایک باقاعدہ ترتیب سے ذرّے ٹوٹتے ہیں اور اسی قوت کا باعث ہوتے ہیں۔ ہماری زمین پر موجودہ مادہ یا توانائی کا اصل ماخذ سورج ہی ہے۔ جس میں سے مادہ تو بہت ابتدائی حالت (Nebular state) میں سورج سے جدا ہوا۔ اور ساتھ ہی کچھ توانائی سے آیا۔ اور اس وقت سے اب تک زمین سورج کی عطا کردہ توانائی سے فیضیاب ہو رہی ہے

اس مسئلہ پر بالکل تازہ تحقیق کا نتیجہ ایٹم بم تھا۔ جس میں یورینیم کو بعض خاص حالتوں میں لا کر اس کے ایٹم (جزو لا یتجزیٰ) کو توڑ دیا گیا اور اس سے جو قوت نکلی اس سے دوسرے پاس کے ذرّے ٹوٹے اور ان سب کی مجموعی قوت جس قدر تباہ کن تھی وہ ہیروشیما اور ناگاساکی نے دیکھی۔ ہائیڈروجن بم میں بھی بالکل اسی اصول پر ہائیڈروجن ایٹم کی بعض خاص اقسام (isotopes) کو فنا کیا جائیگا اور ممکن ہے ایک وقت ایسا آجائے کہ سائنسدان ریت کے ذروں کو استعمال میں لا سکیں۔ قدرت کے اس پہلو میں مداخلت کے جو نتائج ہو سکتے ہیں وہ واضح ہیں۔

ضمناً یہ ذکر کر دینا بھی مناسب ہے کہ ہندوؤں کا عقیدہ مادہ کے متعلق یہ تھا کہ یہ قدیم سے ہے اور خدا کی قدرت صرف یہی ہے کہ وہ اس کو مختلف شکلوں میں تبدیل کرتا رہتا ہے۔ اور وہ اس کی پیدائش یا فنا پر قادر نہیں ہے۔ دیانند سرسوتی نے تو یہ الفاظ لکھے تھے کہ ایشور کا کام ایک کمہار کی طرح ہے یا مٹی سے مختلف برتن یا کھلونے بناتا ہے اور وہ مٹی کو پیدا نہیں کر سکتا۔ تخلیق کا مفہوم ان کے نزدیک صرف یہی ہے کہ خدا مادہ اور روح کو کچھ وقت کے لئے اکٹھا کر دیتا ہے۔ اور آئندہ پیدائش میں اعمال کے مطابق اس روح کو دوسری شکل دے دیتا ہے۔ اگر اس عقیدہ کی تفصیل میں جائیں تو بعض بنیادی خیالات بالکل مضحکہ خیز معلوم ہوتے ہیں۔ سائنس کی ایجاد ایٹم بم نے جہاں جاپان کے ایک حصہ کو منہدم کیا وہاں اس تحقیق سے ہندوؤں کے اس عقیدہ کی عمارت دھڑم سے زمین پر آ رہی کیونکہ یہ ثابت ہو گیا ہے کہ مادہ ضائع بھی ہو سکتا ہے۔

اب ایک بات جو وضاحت چاہتی ہے وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی صفت "ماحیت" یعنی فنا کی قدرت سائنس کی اس تحقیق سے پہلے بھی ظاہر تھی یا نہیں؟ سو انسان معمولی غور سے یہ سمجھ سکتا ہے کہ یہ قدرت ازل سے بروئے کار رہی اور دنیا میں توانائی کا ذریعہ ہی قدرت کا یہ فعل تھا۔ سائنس نے دوسرے مشاہدات کی طرح صرف یہی دیکھا ہے کہ اس عظیم کارخانہ کا جو کائنات کو حرکت دیتا ہے ایٹم بم صرف ٹیسٹ ٹیوب کے پیمانہ پر تجربہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کامل حکومت کا اظہار یوں فرمایا ہے، وان الی ربك المنتھی۔ یعنی انسان تحقیق میں کتنا آگے بڑھ جائے۔ ایک مرحلہ ایسا آئے گا جب اس کی طاقتیں بے کار ہو جائیں گی۔ اور وہ سمجھے گا کہ ایک ایسی ہستی ہے۔ جو اس نظام کائنات کو ترتیب سے چلا رہی ہے۔

سائنس کی نئی تحقیقات اور ان کے نتائج کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک تحریر درج ذیل ہے۔ اس سے ہر عقل سلیم رکھنے والا سمجھ سکتا ہے کہ خدا تعالےٰ کا عالم کُل ہونے کا دعوے ہی نہیں بلکہ اس نے اپنے پاک بندے (علیہ السلام) کو اس کی اطلاع دے کر اس کی دلیل بھی بہم پہنچائی ہے۔ حضور فرماتے ہیں:-

"خدا تعالےٰ عناصر اربعہ میں سے ہر ایک میں ایک طوفان پیدا کرے گا اور دنیا میں بڑے بڑے زلزلے آئیں گے یہاں تک کہ وہ زلزلہ آئے گا جو قیامت کا نمونہ ہے تب ہر قوم میں ماتم پڑیگا کیونکہ انہوں نے اپنے وقت کو شناخت نہ کیا۔ یہی معنی خدا تعالےٰ کے اس الہام کے ہیں کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی کو ظاہر کر دے گا، سو جس کے کان سننے کے ہوں وہ سنے"۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۲

حضور کے اس انذار کی موجودگی میں ظاہر ہے کہ ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم اس طوفان کے سلسلہ کی کڑیاں ہیں۔ خوش قسمت ہیں وہ جو "قوموں میں ماتم" پڑنے سے پہلے شہزادہ امن کا دامن تھامیں۔ اس محبوب ربانی کے اس قول کی "صدق سے میری طرف آؤ۔ اسی میں خیر ہے" اہمیت اگر دنیا نے ابھی تک محسوس نہیں کی تو وہ وقت نزدیک ہے جب خدا خود اپنے "زور آور حملوں" سے دنیا کو مجبور کرے گا کہ اس کے قدموں میں گریں

## خدام الاحمدیہ ——— کام کی رپورٹ

فروری کا مہینہ ختم ہو چکا ہے۔ ۴ر فروری ۵۰ء سے مجلس خدام الاحمدیہ کی عمر کا تیرھواں سال شروع ہو چکا ہے۔ اس لمبے عرصہ میں آپنے کیا کام کیا ہے۔ یہ آپ کی مجلس کی تنظیم اور تربیت آپ کو صحیح طور پر بتا سکے گی۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے پروگرام پر عمل کرنے کے بعد مرکز کو اپنی مساعی سے آگاہ نہ کرنا بہت بڑی غفلت ہے۔ مرکز کو معلوم ہی نہیں ہو سکتا کہ آپ کی مجلس کیا کام کر رہی ہے۔ اور مرکز آپ کو آپ کی کسی غلطی کی اصلاح کے متعلق کس طرح رہنمائی کرے گا۔ جب کہ آپ اپنی مساعی سے اسے آگاہ نہ کریں گے۔

اس لئے گذارش ہے۔ کہ اپنے کام کی رپورٹ ہر ماہ کی دس تاریخ تک معین اعداد و شمار کے ساتھ بروقت مرکز میں بھجوا دیا کریں تا مرکز کے کارکن بروقت مجموعی رپورٹ مرتب کر سکیں۔ ماہ فروری کی مساعی کی رپورٹ ۱۰ر مارچ تک مرکز میں ضرور بھجوا دیں۔

(نائب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

## خدام الاحمدیہ فضل عمر ہوسٹل لاہور کی تبلیغی سرگرمیاں

مورخہ ۳ر مارچ کو فضل عمر ہوسٹل کے تقریباً اٹھارہ خدام لاہور کے مختلف کالجوں مثلاً گورنمنٹ کالج۔ اسلامیہ کالج۔ ایف سی کالج انجینئرنگ کالج۔ لاء کالج۔ میڈیکل کالج سنٹرل ٹریننگ کالج اور ٹیسٹل کالج۔ ایم اے او کالج۔ دیال سنگھ کالج۔ ہیلی کالج دلجرزی کالج اور پنجاب یونیورسٹی میں تبلیغ کرنے گئے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کا لکھا ہوا ٹریکٹ "خیر خواہان پاکستان سے دردمندانہ اپیل" تقریباً ساڑھے نو سو کی تعداد میں تقسیم کیا گیا۔ بعض طلباء نہایت خندہ پیشانی سے پیش آئے اور انہوں نے سنجیدگی سے پیغام حق کو سنا۔ ۴ر اور ۵ر مارچ کو دس خدام نے تبلیغی پوسٹر مختلف مقامات پر چسپاں کئے۔

(فیض احمد اسلم سکرٹری تبلیغ فضل عمر ہوسٹل لاہور)

## (انتقاد) ہمارا خلاصۂ مذہب عقائد احمدیہ

مکرم قاضی محمد یوسف صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سرحد نے ایک ٹریکٹ ۳۲ صفحہ نہایت مدلل مخالفین کے ان تمام اعتراضات کے جواب میں لکھا ہے۔ جن کے متعلق مخالفین آج کل پراپیگنڈا کر رہے ہیں۔ اور اس میں وہ تمام عقائد فرائض و مقاصد جو حضرت اقدس میرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے مبعوث ہونے اور جماعت احمدیہ کو ان پر کاربند ہونے کے متعلق اپنی کتب میں بیان فرمائی درج ہیں اور جس قدر الزام مخالفین حضرت اقدس اور جماعت احمدیہ پر لگاتے ہیں۔ اسکے مطالعہ سے وہ سب دور ہو جاتے ہیں۔ قاضی صاحب موصوف نے یہ رسالہ اس طرز میں لکھا ہے۔ جو شخص بھی اسکو پڑھے گا۔ بدوں ختم کئے بغیر نہ چھوڑے گا۔ فجزاھم اللہ۔ حسب ذیل پتہ سے فی رسالہ ۲ آنے اور ایک پیسہ کے ٹکٹ آنے پر ملیگے۔ محمد یامین تاجر کتب آف قادیان شاد باغ ۳۸ بی مصری شاہ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# وعدہ بیعت جلد بھجوائے جائیں

یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ جب تک تمام احمدی احباب تبلیغ کی طرف خاص توجہ نہیں کریں گے۔ جماعت ترقی نہیں کر سکتی اور نہ ہی ہم تمام دنیا میں اسلام اور احمدیت کو قائم کرکے خدا تعالےٰ کی نظر میں سرخرو ہو سکتے ہیں۔ تبلیغ کی طرف خاص توجہ کرنے کا ایک ہی صحیح طریقہ ہے کہ ہم میں سے ہر ایک احمدی یہ پختہ عہد کرے کہ وہ سال میں کم از کم ایک احمدی بنائے گا۔ اور پھر وہ اس عہد کو پورا کرنے کی کوشش کرے۔ یہی ایک ذریعہ ہے جس سے اصلاح نفس اور اشاعت دین کے لحاظ سے ہم اپنی زندگی کا ثبوت مہیا کرتے ہیں۔ پس جماعتوں کو پھر توجہ دلائی جاتی ہے کہ ہر بالغ احمدی سے سال میں کم از کم ایک احمدی بنانے کا عہد لیا جائے اور لسٹوں کو مکمل کرکے دفتر بیعت میں بھجوا دیا جائے۔ اور پھر اس عہد کو پورا کرنے کی کوشش کی جائے — ۶ مارچ ۱۹۵۰ء تک مندرجہ ذیل ۷۰ جماعتوں سے وعدہ ہائے بیعت وصول ہو چکے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

(انچارج بیعت ربوہ)

| نمبر شمار | نام جماعتہائے وعدہ کنندہ | تعداد افراد وعدہ کنندگان | تعداد وعدہ ہائے بیعت |
|---|---|---|---|
| | ضلع سیالکوٹ | | |
| ۱ | بہلولپور | ۱۲ | ۱۷ |
| ۲ | پنڈی بھاگو | ۱۴ | ۲۲ |
| ۳ | رلیوکے | ۲۲ | ۳۲ |
| ۴ | سبز تانوالہ | ۲۵ | ۱۴ |
| ۵ | ڈنڈپور کھرولیاں | ۱۴ | ۹ |
| ۶ | کوٹ کریم بخش | ۴ | ۳۰ |
| ۷ | قلعہ صوبا سنگھ | ۱۲ | ۱۰ |
| ۸ | ڈھیپی | ۹ | ۳۰ |
| ۹ | سیالکوٹ چھاؤنی | ۱۸ | ۴ |
| ۱۰ | ساہیوال | ۲ | ۴ |
| ۱۱ | راؤکی | ۴ | ۲ |
| ۱۲ | ملوکے | ۲ | ۷ |
| ۱۳ | میانہ پنڈ | ۶ | ۸ |
| ۱۴ | رنگپور | ۴ | ۱ |
| ۱۵ | غوطہ فتح گڑھ | ۱ | ۱۴ |
| ۱۶ | ڈیریانوالہ | ۱۴ | ۱۰ |
| ۱۷ | چوہدرہ چانہ | ۶ | ۷ |
| ۱۸ | دھرگ | ۱۹ | ۲۵ |
| ۱۹ | علیو وال | ۱۰ | ۱۰ |
| ۲۰ | میانوالی خانوالی | ۴ | ۹ |

| نمبر شمار | نام جماعتہائے وعدہ کنندہ | تعداد افراد وعدہ کنندگان | تعداد وعدہ ہائے بیعت |
|---|---|---|---|
| ۲۱ | چندکے منگولے | ۹ | ۹ |
| | | ۲۲۳ | ۲۵۷ |
| | ضلع شیخوپورہ | | |
| ۲۲ | بہوڑو چک ۱۸ | ۱۰ | ۱۰ |
| ۲۳ | کرم پورہ | ۹ | ۹ |
| ۲۴ | چک چہور | ۲۶ | ۲۶ |
| ۲۵ | چاندپور | ۱۱ | ۱۱ |
| ۲۶ | بلہڑکے | ۴ | ۴ |
| ۲۷ | آنبہ | ۲۱ | ۲۱ |
| | | ۸۱ | ۸۱ |
| | ضلع لائلپور | | |
| ۲۸ | چک ۱۹ گ ب ژاہن گڑھ | ۱۱ | ۱۱ |
| ۲۹ | چک ۹۷ گ ب | ۱۰ | ۱۰ |
| ۳۰ | کمالیہ | ۶ | ۶ |
| ۳۱ | چک ۴۸ سر شمیر روڈ | ۱۱ | ۱۱ |
| ۳۲ | چک ۳۴۲ گ ب کلیانپور | ۱۳ | ۱۶ |
| ۳۳ | چک ۲۷۵ ر ب | ۱۳ | ۱۳ |
| ۳۴ | ۱۳ نڈیال والہ منڈی | ۵ | ۶ |
| | | ۶۹ | ۷۳ |
| | ضلع سرگودہا | | |
| ۳۵ | چک ۹۹ شمالی | ۱۴ | ۱۴ |

| نمبر شمار | نام جماعتہائے وعدہ کنندہ | تعداد افراد وعدہ کنندگان | تعداد وعدہ ہائے بیعت |
|---|---|---|---|
| | بڈالی | ۳ | ۳ |
| | چوگی والہ | ۶ | ۷ |
| | سلانوالی | ۷ | ۷ |
| | روڈہ | ۶ | ۶ |
| | چک ۱۳۱ جنوبی | ۶ | ۶ |
| | | ۴۲ | ۴۳ |
| | ضلع گوجرانوالہ | | |
| | پیرکوٹ | ۱۱ | ۱۱ |
| | ترگڑی | ۲۶ | ۲۶ |
| | فیروز والہ | ۸ | ۸ |
| | بھاگا بھٹیاں | ۶ | ۶ |
| | | ۵۱ | ۵۱ |


## اس زمانہ کا ربانی مصلح

اُن کا دعوےٰ۔ اُن کی تعلیم۔ اُن کی اپنی زبان میں۔

انگریزی و اردو میں کارڈ آنے پر

**مفت**

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن


## اجلاس جناب صاحب افسر مال بہادر ضلع گجرات بہ اختیارات کلکٹر

محمد صالحون ولد کرم داد و سردار خان ولد الہ داد اقوام آرائیں سکنہ قادرآباد تحصیل پھالیہ

بنام

رستم چند ولد متھرا داس۔ بھگوان داس و کانشی رام پسران ٹھاکر داس۔ سکندر لال۔ دینا ناتھ۔ بنارسی لال و بلند اقبال پسران ارجن داس اقوام اروڑہ سچدیو ساکن قادرآباد۔ تحصیل پھالیہ۔ ضلع گجرات حال ملک ہندوستان۔

دعوےٰ فک الرہن رقبہ موضع قادرآباد تحصیل پھالیہ

مقدمہ مندرجہ بالا میں چونکہ فریق ثانی سکونت ترک کرکے ہندوستان چلا گیا ہوا ہے۔ اسلئے بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر انہیں کسی قسم کا کوئی عذر ہو۔ تو مورخہ ۳/۲۵ ۵۰ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کریں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاوے گی

۲۸/۲/۵۰

(مہر عدالت) (دستخط حاکم)

## اجلاس جناب صاحب افسر مال بہادر ضلع گجرات بہ اختیارات کلکٹر

رحماں۔ گاماں۔ رحماں و علی پسران اللہ و قوم جٹ سکنہ مرالہ۔ تحصیل پھالیہ

بنام

سردار سنگھ و تارا سنگھ پسران پرتاپ سنگھ قوم اروڑہ سکنائے جیک تحصیل پھالیہ

دعوےٰ فک الرہن ۳ کنال رقبہ موضع مرالہ تحصیل پھالیہ

مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی چونکہ غیر مسلم ہے۔ اسلئے بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر انہیں کسی قسم کا کوئی عذر ہو۔ تو مورخہ ۲۵/۳/۵۰ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کریں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاویگی ۲/۵۰

(مہر عدالت) (دستخط حاکم)


## اعلان فروخت زمین

جو دو رُبع مستقل نہری رچاہی ارا ضیات خریدنے کے خواہشمند ہوں وہ معرفت مینجر اشتہارات روزنامہ الفضل خط و کتابت کریں۔ زمین نہایت عمدہ با موقعہ اور زرخیز ہے۔ نیز ریلوے لائن اور منڈیوں کے نزدیک ہے۔ "ع" معرفت مینجر اشتہارات روزنامہ الفضل

## دواخانہ خدمت خلق

**حب جند** — وساوس اور خوف کا پیدا ہونا۔ دل گھبرانا نیند کا اُڑ جانا۔ خاموش رہنے یا رونے کو جی چاہتا ہے یا غصہ آتا ہے ان سب امراض کا تیر بہدف علاج قیمت ۸۰ گولیاں -/۲۵ روپے (پچیس روپے)

**حب اسگند** — حب جند کی طرح کے فوائد مگر غریبوں کے لئے ارزاں نسخہ۔ غربا کا ہاضمہ چونکہ زیادہ مضبوط ہوتا ہے وہ تھوڑی دوا سے زیادہ فائدہ اٹھا لیتے ہیں۔ قیمت سو گولی چار روپے۔

**معجون مقوی** — سرد جسم کو گرمانے والی۔ خون کا دوران تیز کرنے والی۔ صرف کمزور اور بوڑھوں کو استعمال کرنی چاہیئے۔ قیمت ۲ تولہ ایک روپیہ

**حب مروارید عنبری** — دل و دماغ اور اعصاب کی کمزوری کا تیر بہدف علاج ہے۔ جو ہم نے خاص موتیوں سے تیار کی ہے۔ قیمت ۸۰ گولی سولہ روپے

ملنے کا پتہ — دواخانہ خدمت خلق ربوہ ضلع جھنگ (مغربی پاکستان)

## سرحد تجارت

قصور اور گنڈا سنگھ والا فیروزپور (بارڈر) اور کھیم کرن بارڈر پر تجارت کرنیوالے احباب عبدالعزیز اینڈ کمپنی کسٹم کلیرنگ ایجنسی ریلوے روڈ قصور کے ساتھ ہر قسم کی آسانیوں اور رعایت کے ساتھ تجارت کریں

ملک عبدالعزیز اینڈ کمپنی لمیٹڈ کسٹم کلیرنگ ایجنسی ریلوے روڈ۔ قصور

تریاق اٹھرا قیمت فی شیشی ۲ روپے ۸ آنے مکمل کورس ۲۵ روپے — سرمہ مبارک صندل بین پر رسالے مفت منگوائیں: دواخانہ نورالدینؓ جودھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# سر ظفر اللہ خان

(راز احسان ساتھی)

(ماخوذ از رسالہ خاتون پاکستان دسمبر ۱۹۴۹ء و جنوری ۱۹۵۰ء)

"اٹالیہ کے نئے افسانہ نگاروں میں مادام دی ولا ایک ممتاز شخصیت کی مالک ہیں۔ دوران جنگ میں جب وہ ہندوستانیوں کے ہاتھوں یوغازی سے کچھ دور کے فاصلے پر گرفتار ہوئیں۔ تو مجھے ان سے ملنے کا موقعہ ملا ہم دونوں جلد ہی ایک دوسرے سے مانوس ہو گئے بعد ازاں ایک دوسرے سے تعارف ہوا۔

دی ولا جنگی قیدی کی حیثیت سے قید خانوں میں زندگی بسر کرنے کے بعد کافی عرصہ تک مشرق وسطی میں سیر و سیاحت کرتی رہیں۔ جنگ کے اختتام پر ہم دونوں ایک دوسرے سے بچھڑ گئے۔ لیکن خط و کتابت کا سلسلہ آج تک جاری ہے

آج سے چند مہینوں قبل میں نے دی ولا سے چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان وزیر خارجہ حکومت پاکستان کے متعلق ان کے ذاتی تاثرات معلوم کرنا چاہے تو انہوں نے مجھے ذیل کا خط لکھا۔ جو یہاں ترجمہ کی صورت میں پیش نظر ہے۔

قاہرہ
۱۳ اپریل ۱۹۴۹ء

اچھے رحمان!

آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ میں سر ظفر اللہ کے متعلق اپنے تاثرات آپ کو لکھ کر بھیجوں تاکہ آپ ان تاثرات کو افسانوی رنگ دیکر اپنے کسی موقر رسالے میں شائع کریں۔ بہت خوب میں نے سر محمد ظفر اللہ کا نام پہلے تو آج سے کئی سال قبل ہندوستان کے متعلق کسی سیاسی اور تاریخی نوعیت کے مضمون میں پڑھا تھا۔ لیکن حالات و واقعات اس زمانے میں ایسے تھے کہ سر ظفر کو اتنی اہمیت نہیں دی جا سکتی تھی۔ میری مادری زبان میں ایک کہاوت ہے "ہمیں اس شخص کی تعظیم کرنی چاہیئے۔ جو تعظیم کا در اصل مستحق ہو" آج دنیا میں سر ظفر اللہ خان کا نام بین الاقوامی شہرت کا حامل ہے۔ اور یہ شہرت ان کو اپنی ذاتی مسلسل جد و جہد کے بعد حاصل ہوئی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ انہیں ایسے مواقع حاصل ہوئے کہ وہ اپنی عقلی صلاحیتوں کو بروئے کار لا سکیں اور آج شہرت کی جن بلندیوں پر سر ظفر پہنچ گئے ہیں۔ وہاں تصور بھی گم ہو جاتا ہے۔ اور ہمیں واقعی اس ہستی کی تعظیم کرنی چاہیئے۔

غالباً ۱۹۱۷ء کے آخری ایام کا ذکر ہے جب سر ظفر اتحادی کونسل میں پاکستان کے نمائندگی کی حیثیت سے اس میں شریک ہوئے تھے۔ اور اپنی دھاک جما دی تھی۔ اس کے بعد سر ظفر نے ایک بار اور جنرل اسمبلی میں شرکت کی۔ اور اپنے مد مقابل نمائندے کو دو قوموں کے نمائندوں کے سامنے شکست دی یہ کوئی کم اہمیت کا واقعہ نہیں ہے۔ ان کے مد مقابل مسٹر آئنگر تھے۔ جو ہندوستانی سیاست میں عرصہ دراز تک حصہ لے رہے تھے۔ اور عام ہندوستان کے زمانے میں کئی اہم پوسٹوں پر تعینات رہ چکے تھے۔ تاریخ ہمیشہ اس واقعہ کی شاہد رہیگی اسی واقعہ نے سر ظفر کو میری نظروں میں اور بھی بلند بلکہ مقدس بنا دیا تھا۔ اور میں ہر دم یہ چاہنے لگی۔ کہ میں اس ہستی کے دیدار کر سکوں۔ کم از کم ہر ایسے شخص کو جو شعوری طور پر کسی نہ کسی حد تک بیدار ہوتا ہے۔ شہرت یافتہ لیڈروں کو دیکھنے کی خواہش ہوا کرتی ہے۔ آج دنیا میں ان کا مرتبہ بہت بلند ہے۔ وہ دنیا کے ان چند لوگوں میں سے ایک ہیں۔ جو آج شہرت کے بلند ترین مینار پر بیٹھے ہیں۔

ویسے تو کئی لحاظ سے انسان بین الاقوامی شہرت کا مالک بن جاتا ہے مثلاً ہٹلر۔ مسولینی۔ ہیرو ہیٹو۔ ٹوجو۔ چیانگ۔ چرچل۔ مارشل ٹرومین۔ مارشل فرانکو اور ٹیٹو بھی بین الاقوامی شہرت کے مالک انسان ہیں۔ لیکن ان بزرگوں سے مندرجہ ذیل بزرگوں کا درجہ بہت بلند ہے۔ مہاتما گاندھی۔ قائد اعظم محمد علی جناح۔ مارشل اسٹالن۔ پنڈت جواہر لال نہرو۔ سر ظفر اللہ خان۔ ڈاکٹر ایوٹ اور ماؤزے تنگ۔ اُن بین الاقوامی شہرت کے حامل لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے سالہا سال تک خلوص دل کے ساتھ انسانیت کی بھلائی کے لئے جد و جہد کی اور خون پسینہ ایک کیا ہے۔ اور وقت سے زبردستی اپنا لوہا منوایا ہے۔

سر ظفر کے متعلق یہاں کے بعض اخباروں میں پچھلے سال یہ خبر چھپی تھی۔ کہ اس سال وہ جنرل اسمبلی کے پریذیڈنٹ چن لئے جائیں گے مجھے یہ سن کر خوشی ہوئی تھی کیونکہ وہ در اصل اس بلند رتبے کے اہل انسان ہیں۔ لیکن اُن کے صدر نہ چنے جانے کی ایک وجہ یہ تھی۔ کہ جنرل اسمبلی میں کافی سے زیادہ ممالک جو طے ہوئے تھے۔ پاکستان کے ہی متعلق تھے اس لئے وہ صدر نہ چنے جا سکے۔ لیکن میرا یقین ہے۔ کہ جنرل اسمبلی میں پاکستان کے متعلق بحث کبھی [illegible] ہو۔ تو وہ صدر چن لئے جائیں گے میں نے یہ خبر انتہائی خوشی کے ساتھ سنی تھی۔ کہ سر ظفر جنرل اسمبلی کے اجلاس سے واپس پاکستان جاتے ہوئے قاہرہ میں چند دنوں قیام کریں گے۔

میں نے کئی دن پیشتر یہ تہیہ کر لیا تھا۔ کہ مقررہ تاریخ پر ایئر پورٹ جاؤں گی۔ اور اس طرح اس عظیم ہستی کے دیدار حاصل کروں گی۔ اور وقت مقررہ سے تقریباً ۲ گھنٹے پیشتر ہی ایئر پورٹ پہنچ گئی۔ ایئر پورٹ پر پاکستانی توہیت کے لوگوں مصر کے عام لوگوں اور افسروں کا اچھا خاصہ اجتماع تھا شائقین زیادہ کی تعداد ویسے ہی ہے۔ اگرچہ ابھی سر ظفر کے آنے میں کافی دیر تھی۔ لیکن ان لوگوں نے اس قدر تیز دھوپ کی شدت کو بھی محسوس نہ کیا۔ اور لحظہ بہ لحظہ شائقین کی تعداد بڑھتی جا رہی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ تمام قاہرہ کے شہری شہر کو چھوڑ کر یہیں آجائیں گے اور ریکارڈ میرے لحاظ سے تمام قاہرہ خالی ہو گیا۔ اور شہری ایئر پورٹ میں جمع ہوگئے۔ میں عجیب کشمکش میں تھی کہ اب کیا ہوگا کیونکہ یہاں تو اتنی جگہ بھی نہیں کہ قاہرہ کے لاکھوں شہریوں کو جگہ دی جاسکے۔ میں تصور کی ان ہی الجھنوں میں گرفتار تھی کہ اچانک فضا میں طیارے کی دو ٹانی آواز گونجی۔ اور لوگوں میں کھلبلی سی مچ گئی "ظفر اللہ خان آگئے" "ظفر اللہ خان آگئے۔"

اس کے تقریباً ۵ منٹوں بعد یہ طیارہ زمین پر اتر گیا۔ اور جب سر ظفر اللہ زمین پر آئے تھے۔ تو ان کے چہرے پر تھکان کے آثار کہیں بھی نظر نہ آتے تھے ہونٹوں پر مسکراہٹ ناچ رہی تھی کیمرہ مین اور اخباری نمائندے دوڑ دوڑ کے اُن کے پاس پہنچ گئے۔ اور چوہدری سر ظفر اللہ مسکرا مسکرا کر اُن کے سوالات کے جوابات دینے لگے۔ ان کے چہرہ پر فتحمند خوشی تھی۔ گویا وہ مایوس اور غمگین ہونا سیکھے ہی نہ تھے۔ اور انہوں نے نہایت سادہ قسم کا پاکستانی لباس زیب تن کیا ہوا تھا۔ ان کی مسکراہٹ میں بات چیت کرنے کے لہجہ میں اور کپڑوں کے پہننے میں بناوٹ وغیرہ کا نام تک بھی نہ تھا۔ اور مجھے ایک عظیم ہستی کی پہچان ہوئی میں اس بات پر فخر کرتی ہوں کہ میں نے سر ظفر اللہ ایسے عظیم المرتبت شخص کے دیدار حاصل کئے۔

پاکستان کو بیرونی دنیا میں روشناس کرانے اور اس کی خارجی پالیسی کا اچھا پروپیگنڈہ کرنے میں سر ظفر اللہ کا بہت بڑا ہاتھ ہے ان ہی کی کوششوں سے پاکستان اب دنیا کے بہترین ممالک میں شمار ہونے لگا ہے۔ اگر قدرت نے انہیں کچھ عرصہ تک اور جینے کی مہلت دی تو عجب نہیں پاکستان دنیا کا بہترین۔ طاقتور اور متمدن ملک بن جائے۔

خدا سے دعا ہے۔ کہ وہ اس عظیم ہستی کو توفیق دے کہ وہ اپنے ملک اور قوم کے تحفظ اور فلاح و بہبود کی خاطر جد و جہد کرتا رہے۔ اور یوں تو سر ظفر کا نام کسی تعریف و توصیف کا محتاج نہیں ہے۔ یہ میرے دل کے تاثرات ہیں جو میں نے قلمبند کر دیئے۔ امید کہ آپ بخیر ہوں گے

آپکی خیر اندیش ——— دی ولا

## پاکستان ہندوستان اور جنوبی افریقہ گول میز کانفرنس کی تجویز قبول کریں

دبرمنگھم پوسٹ)

لنڈن (ریڈیو سے) "سمندر پار کے ہندوستانی" کے زیر عنوان برمنگھم پوسٹ نے ایک افتتاحیہ میں لکھا ہے کہ اگر اپنے مندوبین کی سفارشات کے مطابق پاکستان۔ ہندوستان اور جنوبی افریقہ۔ جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کے بارے میں گول میز کانفرنس کی تجویز پر اتفاق کر لیں۔ تو یہ ایک دانشمندانہ اقدام ہوگا جنوبی افریقہ پہلے ہی تین نسلوں ہی پڑا ہوا ہے۔ وہاں ہندوستانیوں کی ایک بڑی تعداد کی موجودگی کامن ویلتھ کے ممبروں میں تلخی پیدا کر رہی ہے جنگ کے بعد ڈاکٹر ملان نے ہندوستانی اقلیت کو پارلیمانی نمائندگی سے محروم کر کے جلتی پر تیل کا کام دیا۔ اور انجام یہ ہوا کہ مجلس اقوام میں خود کامن ویلتھ کے ممبر ایک دوسرے سے برسر پیکار ہو گئے۔

ایک لحاظ سے نٹال کے ہندوستانیوں کا کیس آزمائشی حیثیت رکھتا ہے۔ برٹش گنیا۔ ملایا۔ لنکا۔ فجی اور جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں نے تجارت میں اپنی قابلیت سے اصل باشندوں کو معاشی پسماندگی کا شکار بنا دیا ہے۔ ان کی کامیابی سے ایک اور الجھن پیدا ہو گئی ہے کیونکہ ان کی تعلیم کا تقاضا یہ ہے کہ انہیں سیاسی مراعات دی جائیں۔ اور مقامی باشندے اس قابل نہیں ہوتے۔ اگر ہندوستانیوں کو یہ مراعات مل جائیں۔ تو وہ بھی اس کا مطالبہ کریں گے ممکن ہے کہ ایک منظم انتقال آبادی اس مسئلے کا واحد ممکنہ حل ہو۔ بہرحال نٹال کے ہندوستانیوں کا جو فیصلہ ہوگا مملکت برطانیہ کے مختلف حصوں میں بسے ہوئے ہندوستانیوں کو بھی اسی فیصلے کے نتائج کا سامنا کرنا ہوگا۔

## بی بی سی کا پروگرام پاکستانیوں کیلئے

بدھ ۸۔ مارچ ۱۹۵۰ء

۷-۴۵ بجے شام ——— اردو میں خبریں اور ان پر تبصرہ

جمعرات ۹ مارچ ۱۹۵۰ء

۷-۴۵ بجے شام ——— خبریں اور تبصرہ
۸-۰ 〃 〃 بہنوں کی خدمت میں
۸-۱۵ 〃 〃 سننے کی باتیں (سوال و جواب)

جمعہ ۱۰ مارچ ۱۹۵۰ء

۷-۴۵ بجے شام خبریں اور تبصرہ
۸-۰ 〃 〃 انگلستان کے دیہات (بریگیڈیئر برین اور این۔ ایس۔ چوہان کی بات چیت)
۸-۱۰ 〃 〃 ہفتہ رواں (اس ہفتہ پر ڈائریکٹریں)
۸-۲۰ 〃 〃 ریڈیو سے انگریزی۔ (اے۔ ایچ ہاورن بی ریڈیو پر انگریزی سبق دیں گے عام الفاظ نمبر ۱۷)

ہفتہ ۱۱ مارچ ۱۹۵۰ء

۷-۴۵ بجے شام۔ خبریں اور دنیا پر ایک نظر (واقعات عالم)
۸-۰ 〃 〃 بچوں کے لئے بچوں کا پروگرام جس میں خطوں کے جواب معلوماتی تقریر، بچوں کی خبروں کے علاوہ دو پاکستانی بڑیوں کی کہانی شامل ہوگی۔

(کی فہرست ہے ہندوستان)

## طہران کے فوجی عجائب گھر کیلئے نوادر اسلحے

دمشق ۸ مارچ۔ ایرانی حکومت نے تمام کی فوج کے حکام کی اپنی اپنی فوجوں کے زیر استعمال اسلحوں کی مختلف قسموں سے تادلہ کی درخواست دی ہے۔ طہران کے فوجی عجائب گھر میں نمائش کے لئے ان اسلحوں